© rasailojaraid.com

لیے ردّعمل کے طور پر دیو بند کی مسجد چھتا میں مدرسہ قائم ہوا۔“ (ص ۶۹)

ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل مؤلف کا یہ بیان تاریخی حوالوں کے مطابق کچھ درست نہیں۔ دیو بند کا مدرسہ سرسید کی درس گاہ کا مقابلہ کرنے کے لیے ہرگز نہیں بنایا گیا اور نہ ہی ردّعمل کے طور پر وجود میں آیا کیوں کہ ردّعمل ہمیشہ عمل کے بعد ہوتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ درس گاہ علی گڑھ کے وجود میں آنے سے آٹھ سال پہلے ہی دیو بند کا مدرسہ بن چکا تھا۔ جیسا کہ خود فاضل مؤلف اسی صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں: ”۱۸۶۷ء کو دیو بند کی ایک قدیم مسجد چھتا میں ایک مدرسہ قائم کیا گیا“ امید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس غلطی کو یوں درست کرلیا جائے گا کہ: اور پھر سرسید مرحوم نے علمائے دیو بند اور علمائے حق کی اس درس گاہ کے مقابلے اور مخالفت کے لیے اپنا مدرسہ بنایا۔ (تبصرہ: صبیح ہمدانی)

● **چراغِ محمد** (سوانح حیات شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ) مؤلف: حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ
ضخامت: ۶۲۸ صفحات قیمت: درج نہیں ناشر: دارالارشاد، مدینہ مسجد، مدنی روڈ، اٹک شہر

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمتہ اللہ علیہ ماضی قریب کی عظیم روحانی شخصیت، اکابر علماء دیو بند کی علمی وروحانی صفات و روایات کے امین اور حق گو عالم دین تھے۔ علماء حق سے بے پناہ محبت اُن کے خلوص وللّٰہیت کی غماز ہے۔ اُن کی تعلیمی و تبلیغی، تدریسی اور روحانی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ لیکن نئی نسل کو ایسی زندہ جاوید ہستی کے کمالات اور خدمات سے متعارف کرانا بھی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ حضرت مدنی رحمہ اللہ ایک طرف دارالعلوم دیو بند میں حدیث شریف پڑھا رہے ہیں تو دوسری طرف آزادیٔ ہند کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے ہوئے افق سیاست پر آفتاب بن کر چمک رہے ہیں۔ اُن کے سیاسی مؤقف سے بعض لوگوں نے اختلاف بھی کیا جو اُن کا حق تھا۔ لیکن الزام ودشنام اور بہتان وتوہین کو اختلاف نہیں کہا جاسکتا۔ اگرچہ حالات وواقعات نے اُن کے سیاسی مؤقف کو درست ثابت کردیا ہے۔

حضرت مدنی رحمہ اللہ کی شخصیت اور سوانح وافکار پر بہت کچھ لکھا گیا اور لکھا جاتا رہے گا۔ لیکن اب تک موجود سوانحی کتابوں میں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نوراللہ مرقدہٗ کی تالیف ”چراغِ محمد“ سب سے منفرد اور ممتاز ہے۔ حضرت مولانا کو شیخ مدنیؒ سے جو محبت ہے اس کتاب میں اس کا حق ادا کردیا ہے۔ علامہ اقبال مرحوم اور حضرت مدنیؒ کے مابین مسئلہ قومیت پر بحث کے عنوان پر جس طرح حضرت قاضی صاحب رحمہ اللہ نے کلام کیا ہے، وہ حرفِ آخر ہے اور پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم کا حضرت شیخ مدنیؒ کے حوالے سے توبہ نامہ حاصل کتاب ہے۔

حضرت قاضی محمد ارشد الحسینی دامت برکاتہم نے اس کتاب کو جس خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے، وہ اُن کی محبت وخلوص اور ذوقِ سلیم کا عکسِ جمیل ہے۔ اس پر انھیں خراجِ تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ایک گزارش کروں گا کہ کتابت کی اغلاط کی بہتات، ذہنی اذیت اور کوفت کا باعث ہیں۔ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کا خاص اہتمام کیا جائے۔

(تبصرہ: سید کفیل بخاری)

© rasailojaraid.com